

قبروں کی زیارت کے آداب اور عورتوں کے لئے حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قبرستان جانے کے کیا آداب ہیں؟ اور کیا عورت قبرستان جاسکتی ہے؟

الحجاب بعون الوہاب بشرط صحیحہ السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

عبرت حاصل کرنے اور آخرت کو یاد رکھنے کے لیے قبروں کی زیارت کرنا مشروع ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ قبروں کی زیارت کرتے وقت وہ ایسے کلمات نہ کہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو ناراض کر دے، مثلاً اللہ تعالیٰ کے علاوہ قبر میں دفن شدہ سے مانگنا اور اسے پکارنا، اور اس سے مدد طلب کرنا، یا اس کا تزکیہ کرنا، اور اسے یقیناً جنتی قرار دینا، وغیرہ۔ قبروں کی زیارت کا مقصد دو چیزیں ہیں: ا۔ زیارت کرنے والا شخص موت اور فوت شدگان کو یاد کر کے فائدہ حاصل کرنا، اور یہ یاد کرنا ہے کہ ان فوت شدگان کا ٹھکانہ یا توجہ ہے یا جہنم، اور قبروں کی زیارت کا پہلا اور بنیادی مقصد یہی ہے۔ ب۔ زیارت کرنے والے شخص کے سلام اور اس کے احسان اور اس کے لیے دعائے استغفار کی بنا پر میت کو فائدہ ہوتا ہے، اور یہ مسلمان کے ساتھ خاص ہیں، اور وہاں کی جانے والی دعاؤں میں سے کچھ یہ ہیں: «السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمؤمنین، وإن شاء اللہ بنحکم لا حقون، أسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ» اسے اس گھر والے مومن اور مسلمان تو تم پر سلامتی ہو، اور یقیناً ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، میں اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا طلبگار ہوں" اور وہاں دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے بھی جائز ہیں، اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مندرجہ ذیل حدیث ہے: وہ بیان کرتی ہیں کہ: «خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلة، فأرسلت بريرة في أثره لتنظر أين ذهب، قالت: فسلم نحو بقیع الغرقد، فوقف في أدنى البقیع ثم نفيديہ، ثم انصرفت، فرجعت إلى بريرة، فأنصرتني، فلما أصبحت سألتہ، فقلت، یا رسول اللہ! أين خرجت اللیلة؟ قال: (بعثت إلى أہل البقیع لأصلی علیہم)» ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل گئے تو میں نے بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے پیچھے روانہ کیا کہ دیکھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف لے گئے ہیں، وہ کہتی ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان بقیع الغرقد کی جانب تشریف لے گئے اور بقیع میں کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھائے، اور پھر بریرہ میرے پاس واپس پلٹ آئی اور مجھے بتایا، جب صبح ہوئی تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رات آپ کہاں نکل گئے تھے؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «مجھے اہل بقیع کے لیے دعا کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا» لیکن وہ دعا کرتے وقت قبروں کی طرف رخ نہ کرے بلکہ دعا کے وقت قبلہ رخ ہو کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے، اور دعا نماز کا مغز اور گودا ہے، جیسا کہ معروف ہے، لہذا اس کا حکم بھی وہی ہوگا، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: «الدعاء بالعبادة»، ثم قرأ: (وقال ربکم ادعونی استجب لکم) «دعا ہی عبادت ہے» اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اور تمہارے رب کا فرمان ہے تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کرونگا۔ اور نہ ہی وہ مسلمانوں کی قبروں کے درمیان جوتوں سمیت چلے عقبتہ میں عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «لأن أُمّی علی، حمرة أوسیت، أو أخصفت نعلی برجلی، أحب إلى من أن أُمشی علی قبر مسلم، وما ألبی أوسط القبور قضیت حاجتی أو وسط السوق» رواہ ابن ماجہ (1567)۔ «مجھے انگارے یا تلوار پر چلنا، یا اپنا جوتا اپنی ٹانگوں کے ساتھ باندھ لینا مسلمان کی قبر پر چلنے سے زیادہ محبوب ہے، اور مجھے یہ پرواہ نہیں کہ میں اپنی حاجت قبروں کے درمیان پوری کروں یا بازار کے درمیان» اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اور مسلمانوں کے فوت شدگان کو عافیت سے نوازے اور ان پر رحمتیں نازل کرے من مختصر احکام الجنائز للألبانی بصرف [عورتوں کے لئے قبرستان جانا حرام اور ممنوع ہے، نبی کریم نے فرمایا: «لعن اللہ زارات القبور صحیحہ الألبانی» قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اللہ لعنت فرمائے۔ مذکورہ حدیث کی بنا پر صحیح تو یہی ہے کہ عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا جائز نہیں، لہذا عورتوں پر واجب ہے کہ وہ قبروں کی زیارت کرنا چھوڑ دیں، اور جس عورت نے جہالت اور لاعلمی میں قبر کی زیارت کی لی تو اس پر کوئی حرج نہیں، اب اسے چاہیے کہ وہ آئندہ ایسا نہ کرے، اور اگر اس نے ایسا کیا تو اسے توبہ و استغفار کرنا ہوگی، اور توبہ پہلے گناہ ختم کر دیتی ہے لہذا قبروں کی زیارت مردوں کے ساتھ خاص ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «كنت نبيتم عن زيارة القبور فزوروها فإنها تبارک بالآخرة رواه مسلم» میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ تمہیں آخرت یاد دلاتی ہے" شروع اسلام میں مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا ممنوع تھی، کیونکہ مسلمان ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اور وہ جاہلیت میں فوت شدگان کی عبادت کیا کرتے تھے، اور ان کے ساتھ متعلق تھے تو شرک کے سد ذریعہ اور شرک پر مادہ کو ختم کرنے کے لیے قبروں کی زیارت کرنا ممنوع قرار دے دیا گیا، اور جب اسلام نے استقرار حاصل کر لیا اور مسلمانوں نے شریعت اسلامیہ کو سمجھ لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے قبروں کی زیارت مشروع کر دی، کیونکہ زیارت کرنے میں عبرت اور نصیحت اور موت اور آخرت کی یاد آتی ہے، اور فوت شدگان کے لیے دعا نے استغفار اور ان کے لیے رحم کی دعا کی جاتی ہے پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے عورتوں کو زیارت کرنے سے منع کر دیا، علماء کرام کا صحیح قول یہی ہے، کیونکہ مرہقہ میں پڑ جاتے ہیں، اور ہو سکتا ہے وہ خود بھی فقہ میں پڑ جائیں، اور اس لیے انہیں زیارت سے منع کیا گیا ہے کہ ان میں صبر و تحمل بہت کم ہوتا ہے، اور وہ بہت زیادہ جزع جزع کرتی ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رحمت اور احسان کرتے ہوئے ان پر قبروں کی زیارت حرام کر دی اور پھر اس میں مردوں کے لیے بھی احسان ہے، کیونکہ قبر کے پاس سب کا جمع ہونے سے ہو سکتا ہے فقہ کا باعث بنے، تو یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ انہیں قبروں کی زیارت سے منع کر دیا گیا لیکن نماز جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں، لہذا عورتیں نماز جنازہ ادا کر سکتی ہیں، صرف انہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا گیا، لہذا ممانعت پر دلالت کرنے والی احادیث کی بنا پر علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق عورت کے لیے قبر کی زیارت کرنا جائز نہیں، اور اس پر کوئی کفارہ نہیں بلکہ وہ صرف توبہ کرے مجموع فتاویٰ ومقتلات فتویٰ فضیلہ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ (28/9) ہذا عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کیٹی

محدث فتویٰ

